ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ

سقوطِ کابل (ایک تأثر)

۱۶ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو پاکستان پر بجلی گری تھی اور ہم جل کر راکھ ہوگئے تھے۔
یاد کرو! اس وقت ایک فوجی یحییٰ خان نے ملک کو جکڑا ہوا تھا۔
اب کابل ڈوب گیا ہے
بزم عالم میں مسلمان بے آبرو کھڑا ہے
عزت سے محروم، بےلباس!
سوچو! ہم پر یہ ذلت کس نے مسلط کی ہے؟
صرف ایک فرد نے......
جو چودہ کروڑ مسلمانوں کی تقدیر کا مالک بنا ہوا ہے
جو کسی مشورے کا پابند نہیں ہے
جو کسی دستوری ادارے کو تسلیم نہیں کرتا
جو صرف امریکہ کے سامنے جھکتا ہے
نتیجہ.....؟
ہم خوار وزبوں ہیں!
ایسے کڑے وقت میں
آؤ! دعا کریں
اے رب کائنات!
ہم پر رحم فرما!
”اے خاصۂ خاصانِ رسل، وقت دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے“

فیض احمد فیض

”کابل“☆

......(؟)......

اب کوئی طبل بجے گا، نہ کوئی شاہسوار
صبحدم موت کی وادی کو روانہ ہوگا
اب کوئی جنگ نہ ہوگی کبھی رات گئے
خون کی آگ کو اشکوں سے بجھانا ہوگا

کوئی دل دھڑکے گا شب بھر نہ کسی آنگن میں
وہم، منحوس پرندے کی طرح آئے گا
سہم، خونخوار درندے کی طرح آئے گا

اب کوئی جنگ نہ ہوگی مے و ساغر لاؤ
خوں لٹانا نہ کبھی اشک بہانا ہوگا
ساقیا! رقص کوئی رقصِ صبا کی صورت
مطربا! کوئی غزل رنگِ حنا کی صورت

....

☆فیض مرحوم کی نظم ”سنکیانگ“ ____ عنوان کی تبدیلی کے ساتھ!